REGD. No: L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴۔ تار کا پتہ۔ ڈیلی الفضل ربوہ۔

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم یکشنبہ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

۲۱ شعبان ۱۳۸۱ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

جلد ۵۱/۱۶ ۲۸ صلح ۱۳۴۱ھ ۲۸ جنوری ۱۹۶۲ء نمبر ۲۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۷ جنوری بوقت ۹ بجے صبح

کل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ اِس وقت بھی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

اگلے سال پاکستان اپنی غذائی ضروریات پوری کر سکے گا

چاول کی برآمد سے پاکستان کو اِس سال سترہ کروڑ روپے کا زرِ مبادلہ حاصل ہوگا

راولپنڈی ۲۸ جنوری۔ وزیر خوراک کے ایم شیخ نے کہا ہے کہ دوسرے ترقیاتی منصوبہ کے مطابق زراعتی پیداوار بڑھانے کی جو حدیں مقرر کی گئی تھیں۔ ان کو پورا کرنے کی کوششیں توقع سے زیادہ کامیاب رہی ہیں۔ اور پیداوار میں اصل اضافہ مقررہ حدوں سے زیادہ ہوا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ مشرقی پاکستان میں دوسرے پانچ سالہ منصوبہ کی قطعی حد مقررہ میعاد سے تین برس پہلے ہی حاصل کر لی گئی ہے۔ دو سال میں وہاں زراعتی پیداوار میں ۲۶ فیصد اضافہ ہوا ہے۔ مغربی پاکستان میں ترقیاتی منصوبہ کے پہلے سال میں ۱۲ فیصد اضافہ ہوا۔ اور دوسرے سال خشک سالی کے باوجود مزید چھ فیصد اضافہ ہوا۔ آپ نے کہا کہ آئندہ سال پاکستان غذائی ضروریات میں خود کفیل ہو جائے گا۔

جنرل شیخ نے کہا کہ چاول کی پیداوار اور برآمد میں بھی گزشتہ دو برس میں کافی اضافہ ہوا ہے۔ اور اس سال توقع ہے کہ پاکستان سترہ کروڑ روپے کی مالیت کا چاول برآمد کرے گا۔ علاوہ ازیں پچھلے سال تقریباً ۶ کروڑ روپے کی مالیت کا چاول برآمد کیا گیا تھا۔

ربوہ میں چوتھے آل پاکستان باسکٹ بال کا دوسرا دن

مسلسل بارش کے باوجود کھیل جاری رکھنے کی قابلِ قدر مثال

ربوہ کے نوعمر کھلاڑیوں کی طرف سے قابلِ تعریف معیاری کھیل کا مظاہرہ

ربوہ ۲۷ جنوری۔ تعلیم الاسلام کالج کے چوتھے آل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ کا دوسرا دن منتظمین۔ کھلاڑیوں اور کھیل دیکھنے والوں کے لئے ایک کڑا امتحان بن کر طلوع ہوا۔ کیونکہ رات بھر کی مسلسل بارش اور سردی کی شدید لہر ٹورنامنٹ کی راہ میں حائل تھی۔ لیکن یہ امر قابل ستائش ہے کہ ان نامساعد حالات کے باوجود ٹورنامنٹ کے آٹھ میچ کامیابی کے ساتھ کھیلے گئے۔ اور اس طرح قابل تعریف جرأت اور مستقل مزاجی کا مظاہرہ کیا گیا۔ ربوہ کی طرف سے اس ٹورنامنٹ میں شریک ہونے والے تمام کلبوں کے کھلاڑیوں کا کھیل بہت معیاری اور حوصلہ افزا تھا۔ حالانکہ انہیں ملک کی نامور ٹیموں کا مقابلہ درپیش تھا نوعمر اور نومشق کھلاڑیوں کے اس شاندار کھیل کا اتنا خوشگوار اثر تھا کہ لوگ بارش میں بھیگتے ہوئے بھی ان میچوں کا نظارہ کرتے رہے۔ اور داد و تحسین سے کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کرتے رہے ملک کے نامور کھلاڑی ربوہ میں باسکٹ بال کی غیر معمولی مقبولیت اور نوعمر کھلاڑیوں کے معیاری کھیل پر بہت مسرور نظر آتے تھے۔ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج نے

(باقی صفحہ ...)

ربوہ کا موسم

ربوہ ۲۷ جنوری۔ پرسوں رات اور کل دن بھر ربوہ میں مطلع ابر آلود رہا اور وقفہ وقفہ سے ہلکی بارش کا سلسلہ جاری رہا۔ آج مطلع نسبتاً صاف ہے۔

سارے مغربی پاکستان میں بارش

لاہور ۲۷ جنوری۔ مغربی پاکستان بھر میں کل سارا دن بارش کا سلسلہ جاری رہا۔ جس سے سردی کی شدت میں پھر سے اضافہ ہوگیا ہے۔ چنانچہ لاہور۔ سرگودھا اور راولپنڈی ڈویژن میں پانچ بجے شام تک تقریباً پون انچ بارش ہوئی۔ ان علاقوں میں مطلع رات کے وقت بھی ابر آلود رہا۔ اور بارش کا سلسلہ وقفوں سے جاری رہا۔ پشاور اور ڈیرہ اسمٰعیل خان کے ڈویژنوں میں زیادہ بارش ہوئی۔ درہ خیبر کاغان اور مری کی پہاڑیوں پر برف باری کی اطلاع ملی ہے۔

درخواستِ دُعا

— از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

محترمہ بیگم صاحبہ شیخ محمد محسن صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ آف شیخ مولابخش لائل پور کچھ عرصہ سے فضل عمر ہسپتال کو پچاس روپے ماہانہ عطیہ باقاعدہ ادا فرما رہی ہیں۔ نیز انہوں نے اب اپنے شوہر مرحوم کی طرف سے ہسپتال میں ایک وارڈ تعمیر کروانے کے لئے دس ہزار روپے کا وعدہ بھی فرمایا ہے۔ فجزاھا اللہ احسن الجزاء

احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ محترمہ بیگم صاحبہ شیخ محمد محسن صاحب مرحوم کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا اور ان کی اولاد کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور انکو دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے۔ نیز ان کی بڑی صاحبزادی کی شادی فروری کے شروع میں ہو رہی ہے، دوست اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے بھی خاص دعا فرمائیں۔

خاکسار۔ ڈاکٹر مرزا منور احمد چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ

نماز تراویح کیلئے ایک حافظ قرآن کی ضرورت

رمضان المبارک میں نماز تراویح پڑھانے کے لئے ہمیں ایک قابل حافظ صاحب کی ضرورت ہے۔ جو دوست اس سلسلہ میں ربوہ میں رمضان کا مبارک مہینہ گزارنے کے خواہشمند ہوں وہ مجھ سے خط و کتابت کریں۔

خاکسار محمد سعید پنشنر
پریذیڈنٹ محلہ دارالرحمت غربی ربوہ

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مؤرخہ ۲۸ رجنوری ۶۲ء

مستعد اور فعّال جماعت

ہفت روزہ صدقِ جدید لکھنؤ مورخہ ۱۹ ۱/۶۲ میں (مولانا) محمد کفایت اللہ صدر مدرس مدرسہ سعیدیہ شاہجہان پور کا ایک مراسلہ شائع ہوا ہے جس میں اور باتوں کے علاوہ صدر مدرس مذکور نے مولانا عبدالماجد مدیر صدق جدید کو اس بات پر آڑے ہاتھوں لیا ہے کہ وہ کبھی کبھی احمدیہ تالیفات اور تصنیفات کی تقریظ کیوں شائع کرتے ہیں؟

صدر مدرس مدرسہ سعیدیہ نے جس تنگ نظری کا اظہار کیا ہے اس کو جانے دیجئے۔ ہم یہاں وہ جواب نقل کرتے ہیں جو مولانا عبدالماجد صاحب نے اس کا دیا ہے۔ آپ لکھتے ہیں :۔

"عرض صرف اتنی ہے کہ فرقوں میں سے امامیہ۔ اسمٰعیلیہ۔ احمدیہ (مرزائیہ) اہل قرآن (پرویزیہ) اور مذاہب میں سے بہائی ہندو، مسیحی، آریہ سماجی، مجوسی وغیرہ آخر کن فرقوں اور کن مذہبوں پر یہ قدغن لگا دی جائے کہ ان کی کتابوں کا تعارف ان صفحات میں مطلقاً نہ ہو سکے گا۔ کتابیں سب ہی اپنے اپنے ہاں کی بھیجتے رہتے ہیں اور یہ خاص فرقہ اس باب میں بھی بڑا مستعد و فعال ہے۔ تعارف میں اشارہ علی العموم ان کی نوعیت کی جانب کر ہی دیا جاتا ہے اور احتیاط اس کی رکھ لی جاتی ہے کہ کسی عقیدہ باطل کی تائید نہ ہونے پائے۔

مولانا ایک دینی درسگاہ کے صدر ہیں اور انہوں نے یہ دونوں فاضلانہ مشورے دے کر حق نصح و تبلیغ ادا کر دیا!"

(صدق جدید ۱۹ ۱/۶۲ صفحہ ۵)

ہمیں ڈر ہے کہ مولانا کی اس معذرت سے بھی صدر مدرس مدرسہ سعیدیہ خوش نہیں ہوئے ہوں گے۔ بلکہ الٹا ان کو ایک اور چرکہ لگا ہوگا۔

این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

اس آزادیٔ کلام کے زمانہ میں بھی "سچی" بات کہنا کتنا مشکل ہو گیا ہے۔ کوئی مولانا عبدالماجد کے دل سے پوچھے خیر یہ تو ضمنی تذکرہ تھا ہم یہاں جماعتِ احمدیہ کی ایک خصوصیت کی طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں جس کا اعتراف مولانا عبدالماجد کو اسی جواب میں کرنا پڑا ہے اور وہ اس فقرہ میں ہے کہ

"اور یہ خاص فرقہ (احمدیہ)
اس باب میں بھی بڑا مستعد
اور فعال ہے۔"

یہ فقرہ کہنے کو تو ایک ذرا سا فقرہ ہے مگر اس میں در اصل جماعتِ احمدیہ کی ایسی خصوصیت کو بیان کر دیا گیا ہے جو اس کے لئے باعثِ فخر ہے اور اس میں اسکو تمام اسلامی کہلانے والے فرقوں میں یکتائی کا درجہ حاصل ہے۔ اور وہ خصوصیت اس کی مستعدی اور فعالیت ہے مولانا عبدالماجد نے لفظ "بھی" کا استعمال کر کے جماعتِ احمدیہ کی اس خصوصیت کو بہت وسعت دے دی ہے اور اسکے یہ معنی ہو گئے ہیں کہ جماعتِ احمدیہ صرف تصانیف تالیفات اور ان کے نشر کرنے ہی میں مستعد اور فعال نہیں بلکہ یہ باقی تمام باتوں میں مستعد اور فعال ہے۔ مستعدی اور فعالیت اس جماعت کی عام خصوصیت ہے اور اس میں کوئی دوسری اسلامی جماعت یا فرقہ اس کا حریف نہیں بلکہ وہ اس میں یکتا ہے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ جماعت احمدیہ دوسری تمام اسلامی جماعتوں یا فرق کے مقابلے میں اس قدر مستعد اور فعال کیوں ہے؟ یہ ایک دینی جماعت ہے۔ اور اس کا مقصد اسی اسلام کی تجدید و ترویج ہے جو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ذریعہ دنیا کی ہمہ جہت ہدایت کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ آج سینکڑوں جماعتیں ادارے اور افراد ہیں جو اسلام کی تجدید و احیاء کی دعویدار ہیں مگر بقول مدیر صدق جدید جماعت احمدیہ ہی صرف مستعدی اور فعالیت سے یہ کام کر رہی ہے۔ باقی جماعتوں کا یہ حال ہے کہ پہلے پہلے تو بڑے زور شور سے اٹھتی ہیں۔ مگر چند ہی دنوں کے بعد ان کا جوش ٹھنڈا ہو جاتا ہے اور اکثر ان میں سے اپنی موت آپ ہی مر جاتی ہیں اور یا بعض دوسری جماعتیں ہیں جو زمانہ کے ساتھ چل نہیں سکتیں اور کہیں نہ کہیں کسی نہ کسی وجہ سے ان کی ترقی رک جاتی ہے۔

ان کے مقابلہ میں جماعتِ احمدیہ ہے جو ۷۲ سال سے پوری مستعدی اور فعالیت کے ساتھ متواتر اپنا مفوضہ کام کرتی چلی جاتی ہے اور روز بروز ترقی پذیر ہے۔ یہ ہم اپنی مدح آپ کے طور پر نہیں کہہ رہے بلکہ مولانا عبدالماجد کی طرح کی سینکڑوں شہادتیں ایسے لوگوں کی موجود ہیں جنہوں نے غیر جانبداری سے اپنی آراء ظاہر کی ہیں اور جو مولانا محمد کفایت اللہ صاحب کی طرح تعصب کا شکار نہیں ہیں۔

ابھی حال ہی میں ہم نے شیعہ اخبار رضاکار لاہور کا ایک مضمون الفضل میں نقل کیا ہے۔ یہ مضمون اس لحاظ سے قابل غور ہے کہ فاضل مضمون نگار نے صاف صاف اور کھلے کھلے الفاظ میں اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ شیعہ اور سُنّی دونوں فرقوں کا جوشِ دینی ختم ہو چکا ہے اور اس کی وجوہات بھی آپ نے بیان فرما دی ہیں۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں :۔

اہل سنت :۔ مسلمان ضابطہ حیات "نظام نبوت" تک تو متحد رہے مگر افسوس اس کے بعد اختلاف پیدا ہو گیا۔ برادران اہل سنت نے اس سلسلہ میں جمہوریت کو اپنایا اور اس اصول کے ماتحت خلیفۂ وقت کو اس نظام کا قائد ٹھہرایا۔ بالآخر آج اہل سنت و جماعت کے یہاں یہ نظام ختم ہو گیا ہے اور آج کوئی خلیفۂ وقت نہیں۔ خلافت منہاج النبوت قائم کرنے کی کوششیں جاری ہیں۔

شیعہ :۔ شیعوں کے یہاں اس نظام کو چلانے کے لئے ایک الٰہی نظام کا تصور رہا۔ اور وہ "نظام امامت" تھا جو منجانب اللہ مانا جاتا ہے۔ اس سلسلہ کی گیارہ نامدار کڑیاں ختم ہوئیں۔ ۔ ۔ ۔ یہی نظام امامت تھا جس نے زندگی کے ہر شعبہ میں ہماری راہنمائی کی اور ہر شعبہ میں ہمارے لئے راہ ہدایت چھوڑ گئے اسکے بعد غیبت امامؑ کا زمانہ آیا اور یہ مقدس نظام یعنی نظام امامت علماء کرام کے سپرد ہوا جس کو ہم "نظام تقلید" سے موسوم کرتے ہیں۔ اور تقلید اعلم العلماء علم تشیع میں ضروری قرار دیا گیا ہے مگر افسوس شیعیان عالم کی بد قسمتی کہیئے کہ "نظام تقلید" کی شکل بدل دی گئی اور اس کے حدود نظام سے اقتصادی معاشی اور دیگر جملہ امورات جو انسانی زندگی کے ساتھ ساتھ پیوستہ ہیں نکال دیئے گئے اور فقط چند فقہی مسائل پر گفت و شنید کر لینے کا نام تقلید رکھ لیا گیا۔ اب جبکہ یہ اتنی آسان چیز بن گئی تو ہر عبا قبا پوش نے تقلید کا باب کھول لیا۔ اور اس طرح علماء کی قیادت بھی تقسیم ہو گئی اور قوم بھی مختلف گروپ میں تقسیم ہوتی گئی۔ اور ایک اعلم العلماء کی قیادت اور اس کی پہچان سے قوم محروم ہو گئی یا یہ کہیئے کہ قوم کے سر پر سے نظام امامت کا سایہ اُٹھ گیا اور قوم یتیم ہو گئی۔"

(رضاکار ۱۶ ۱/۶۲ صفحہ ۱۱)

اس کے بعد فاضل شیعہ مضمون نگار فرماتے ہیں :۔

"مگر آج وہ دعویداران محافظ دین کہاں ہیں جبکہ دنیا میں لادینیت کا دَور دَورہ ہے۔ کمیونزم ببانگ دہل پکار پکار کر چیلنج دے رہا ہے۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ آج وہ حسینیت کا درس دینے والے اور درس سننے والے دعویدار اس میدانِ کارزار میں سب سے آگے ہوتے ہیں۔ مگر افسوس وہ خواب غفلت میں ہیں اور یہاں تک کہ وہ ان حملوں سے آگاہ تک نہیں۔ وہ اس قسم کے مطالعہ اور معلومات حاصل کرنے کو عبث سمجھتے ہیں انہیں علم نہیں کہ کمیونزم مذہب کی بیخ وبن اکھاڑنے میں کیا ہتھکنڈے استعمال کر رہا ہے عیسائیت اسلام میں کس طرح گھر کر رہی ہے۔ آئمہ معصومینؑ کے نام تک کو مٹانے کی خود مسلمانوں میں کیا کچھ سازشیں ہو رہی ہیں۔ افریقہ اور ایسے دیگر ممالک کے عوام اسلامی تعلیم سے کیونکر اپنی پیاس بجھانا چاہتے ہیں۔ ہمارے راہنماؤں نے یہ تمام کام امام عصرؑ والزمان کے لئے چھوڑ رکھے ہیں۔ آج اس میدان کارزار میں کون گامزن ہیں اور کس جماعت نے تن، من، دھن کی بازی لگائی ہے وہ مسلمانوں میں قادیانی جماعت ہے جو باوجود قلیل تعداد میں ہونے کے دنیا میں اسلام کے پیغامات اور دشمنان اسلام کے سامنے سپر بن کے کھڑے ہیں!"

(رضاکار ۱۶ ۱/۶۲ صفحہ ۱۱)

جب تمام شیعہ سُنی جماعتوں کا دینی جوش ٹھنڈا ہو چکا ہے اور صرف جماعتِ احمدیہ ہی مستعدی اور فعالیت سے آج دین کا کام کر رہی ہے تو فاضل شیعہ مضمون نگار کی تحریر کی روشنی میں کیا یہ نتیجہ نکالنا بعید از قیاس ہے کہ آج جماعتِ احمدیہ کو مستعدی اور فعالیت اسی لئے نصیب ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسلامی نظام زندگی کو بروئے کار رکھنے اور اس کو دنیا میں

(باقی صفحہ ۸ پر)

بانیٔ احمدیت کی عظیم الشان علمی فتح

عربی زبان کے اُم الالسنہ ہونے کا اعتراف

"ان اللغۃ العربیۃ اُم اللغات" (انستاس کرملی)

از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلادِ عربیہ

مؤسس احمدیت حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۸۹۵ء میں پُر شوکت الفاظ اور ایمان افروز انداز میں فرمایا کہ روئے زمین پر قدیم و جدید مُردہ اور زندہ زبانوں میں سے صرف اور صرف عربی زبان ہی تمام زبانوں کی ماں ہے۔ اس علمی اور لغوی انکشاف کو آپ نے باقاعدہ بنیادی دلائل و براہین سے ثابت فرمایا۔ اس سلسلہ میں آپ نے ایک عظیم الشان کتاب منن الرحمان بھی تالیف فرمائی جس میں آپ نے تحریر فرمایا:-

"اور واضح ہو کہ اس کتاب میں تحقیق السنہ کے رُو سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ دُنیا میں صرف قرآن شریف ایک ایسی کتاب ہے جو اس زبان میں نازل ہوئی جو اُم السنہ اور الہامی اور تمام بولیوں کا منبع اور سرچشمہ ہے۔"

منن الرحمان کتاب میں اُم الالسنہ کے نظریہ کی بنیاد آپ نے وحی اور الہام پر رکھی ہے اور قرآنی آیات کی روشنی میں اسے مدلل ثابت فرماتے ہوئے عیسائیوں اور آریوں کو اپنی علمی تحقیقات کے پیش نظر تحدی کرتے ہوئے پانچ ہزار روپیہ ہر اس شخص کے لئے بطور انعام پیش فرمایا ہے کہ جو عربی زبان کے سوا کسی دوسری زبان کا اُم الالسنہ ہونا ثابت فرمائے چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

"اب مجھے خدا تعالےٰ کے مقدس اور پاک کلام قرآن شریف سے اس بات کی ہدایت ہوئی۔ کہ وہ الہامی زبان اور اُم الالسنہ جس کے لئے پارسیوں نے اپنی جگہ اور عبرانی والوں نے اپنی جگہ اور آریہ قوم نے اپنی جگہ دعوے کئے کہ انہی کی وہ زبان ہے جو عربی مبین ہے اور دوسرے تمام دعویدار غلطی پر اور خطا پر ہیں۔"

پھر فرمایا:-

"اور اگر تم مقابلہ کے لئے اٹھتے ہو تو میں تم کو بطور انعام پانچ ہزار روپیہ دونگا۔ بشرطیکہ تم شرائط کے موافق جواب دو۔ اور میری شرط کا روپیہ جہاں چاہو جمع کرا لو اس انعام کو لینے کے لئے کھڑے ہو جاؤ یا اپنی زبان کی حمایت کرنے کے لئے کچھ ہمت کرو۔"

اُم الالسنہ ہونے کے نظریہ کی اہمیت دراصل حقانیت اسلام فضیلت قرآن اور سرور کائنات بانیٔ اسلام حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے رحمۃ للعالمین ہونے پر دلیل اعظم اور برہان ساطع ہے۔ اور احمدیت کی عظیم الشان علمی فتح ہے جس کا سہرا کلیتہً حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کے سر پر ہے۔

(۲)

عالم عربی میں ایک مشہور عیسائی راہب "انستاس ماری الکرملی" گذرے ہیں۔ یہ صاحب ۱۸۶۶ء میں پیدا ہوئے اور ۱۹۴۷ء میں وفات ہوئی۔ اپنی غیر معمولی لیاقت و قابلیت اور ذہنی صلاحیتوں کی بنا پر فن لغت میں انہوں نے اتنا بلند مقام حاصل کیا کہ رائل عرب اکیڈیمی (المجمع العلمی العربی الملکی) کا خاص ممبر منتخب کیا گیا۔ آپ ایک علمی رسالہ "لغۃ العرب" کے ایڈیٹر تھے حال ہی میں جو مختصر عربی انسائیکلوپیڈیا "المنجد فی اللغۃ والادب والعلوم" شائع ہوئی ہے اس میں آپ کا فوٹو اور تعارف بھی شائع کیا گیا ہے۔ استاذ انستاس نے عربی زبان کی اعلےٰ تعلیم بیروت میں حاصل کی اور بعد ازاں آپ یورپ میں بھی گئے۔ وہاں یونانی اور لاطینی زبان پر عبور حاصل کیا۔ اور آپ عراق میں عیسائی مشن کے بہت بڑے ذمہ وار عہدہ پر بھی متعین تھے۔ متعدد اخبارات اور رسالوں میں مضامین شائع کرتے۔ کئی کتابوں کا مقدمہ تحریر کیا جو عربی انگریزی کی بڑی مشہور ہیں۔ اور متداول ڈکشنری القاموس العصری کا مقدمہ بھی آپ نے تحریر کیا ہے ۱۹۳۸ء میں آپ نے قاہرہ سے ایک اہم تصنیف "نشوء اللغۃ العربیۃ و نموھا واکتھالھا" شائع کی۔ یہ کتاب ۳۹ فصول پر مشتمل ہے اور اس کا خلاصہ جالینوس فصل پر ہے۔ اس کتاب کے متعلق انستاس الکرملی خود تحریر کرتے ہیں۔

"اُمنیتی خدمۃ العربیۃ لیعلم غیرھم ان لسان العرب فوق کل لسان ولا تدانیہا لسان اُخری من السنۃ العالم جمالاً ولا ترکیبا ولا اصولا۔"

یعنی اس کتاب کے لکھنے سے میری خواہش عربی زبان کی خدمت ہے۔ تاکہ اغیار جان لیں کہ عربوں کی زبان ہر زبان پر فوقیت رکھتی ہے۔ اور دنیا کی کوئی زبان بھی اس کا مقابلہ بلحاظ جمال ترکیب اور اصول کے نہیں کر سکتی۔ یہ کتاب دراصل ان متفرق مضامین کا انتہائی مفید مجموعہ ہے۔ جو استاذ انستاس کرملی نے مقتطف۔ الھلال۔ لغۃ العرب جیسے مشہور رسالوں میں "ان اللغۃ العربیۃ اُم اللغات اور مفتاح اللغات" کے عنوان سے ۱۹۳۵ء میں تحریر کئے۔ ان مضامین کو پڑھ کر ایک ہندوستانی عیسائی نوجوان نے بمقام بغداد آپ سے ملاقات کی۔ یہ نوجوان کلکتہ کے ایک عیسائی کالج کا فارغ التحصیل تھا۔ اور اس کا والد اپنے تجارتی کاروبار کے سلسلہ میں بغداد میں مقیم تھا۔ یہ طالب علم قدیم زبانوں کا ماہر تھا۔ اس کا یہ دعوےٰ تھا کہ سنسکرت اُم الالسنہ ہے۔ آٹھ ماہ تک یہ نوجوان استاذ کرملی کے ساتھ تبادلۂ خیالات کرتا رہا۔ آخر یہ نوجوان استاذ کرملی کی رائے پر متفق ہو گیا کہ واقعی عربی زبان ہی اُم الالسنہ ہے۔ اس رائے کو تسلیم کرنے کے بعد اس عیسائی نوجوان نے ہندوستان کے رسالوں میں سلسلہ مضامین شائع کرنا شروع کیا۔ بعد ازاں یورپ کی طرف رخ کیا۔ فرانس۔ اٹلی۔ سپین۔ جرمن۔ ہالینڈ۔ انگلینڈ وغیرہ کی سیاحت کی اور لغات شرقیہ و غربیہ کے ماہرین سے عربی زبان کے اُم الالسنہ ہونے پر تبادلۂ خیالات کرتا رہا۔ (دیکھیں مفصل کتاب مذکور صہ ۱۶۲، صہ ۱۶۳، صہ ۱۶۴)

اس کتاب کے اختتام پر استاذ کرملی نے اپنے اس لیکچر کے خلاصہ کو بھی تحریر کیا ہے۔ جو آپ نے بمقام اسکندریہ ۳۴/۳/۳ کو دیا اور اس میں آپ نے اللغۃ العربیۃ من حیث انھا تعلم الشرق والغرب کے موضوع پر لیکچر دیتے ہوئے عربی زبان کے اُم الالسنہ ہونے کا ذکر کیا آپ نے لکھا ہے کہ میری یہ رائے بالکل نئی ہے۔ جس کا اظہار آج تک کسی نے نہیں کیا۔ حالانکہ کرملی موصوف سے بہت پہلے ۱۸۹۵ء میں اس رائے کا اظہار بانیٔ احمدیت حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام فرما چکے تھے۔

الغرض وہ عظیم الشان علمی نظریہ جس کا انکشاف حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے توحید کے اثبات کے لئے۔ فضیلت اسلام کے اظہار کے لئے ۱۸۹۵ء میں کیا تھا۔ اس کا اظہار ۱۹۳۵ء میں ایک عیسائی راہب اور مشہور عالم نے عربی زبان کی خدمت اور فضیلت کے اظہار میں پیش کیا۔ اور اس طرح اس نظریہ کا اعتراف کر لیا گیا۔

جماعت احمدیہ کی ۴۳ ویں مجلس مشاورت

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۴۳ ویں مجلس مشاورت کا اجلاس ۲۳-۲۴-۲۵ امان ۱۳۴۱ھش مطابق ۲۳-۲۴-۲۵ مارچ ۱۹۶۲ء بروز جمعہ ہفتہ۔ اتوار ربوہ میں ہو گا۔ انشاء اللہ تعالےٰ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ اپنے نمائندگان کا انتخاب کر کے جلد دفتر ہذا میں اطلاع دیں

سکرٹری مجلس مشاورت

پرائیویٹ سکرٹری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ

مشرقی افریقہ میں تبلیغ اسلام

وسیع پیمانے پر لٹریچر کی اشاعت ۔ ۲۶ افراد کا قبول اسلام

(از مکرم مولوی محمد منور صاحب بتوسط وکالت تبشیر ۔ ربوہ)

۱۸ دسمبر کو ہمارے نئے مبلغ مولوی عبدالرحمن صاحب ترقی بذریعہ بحری جہاز یہاں پہنچے۔ خاکسار نے دیگر دوستوں کے ساتھ استقبال کیا۔ اتفاق سے ٹانگانیکا کے گورنر جنرل (SIR RICHARD TURN BULL) سر رچرڈ ٹرنبل بھی وہاں موجود تھے میں نے ان سے ملاقات کی ان سے پرانی واقفیت ہے۔

۲۲ کو مولوی صاحب کی آمد کے متعلق خبر پریس میں بھجوائی۔ ایک سواحیلی اخبار نے ان سے انٹرویو بھی لیا اور اگلے دن نہایت اچھے رنگ میں پہلے صفحہ پر بڑے جلی عنوان سے ان کی آمد کی خبر دی اور انٹرویو کا خلاصہ بھی دیا۔ انگریزی اخبار ٹانگانیکا سٹینڈرڈ نے مولوی صاحب کا فوٹو بھی دیا۔ اس طرح خدا تعالیٰ کے فضل سے انگریزی و سواحیلی اخباروں میں ایک دفعہ پھر جماعت احمدیہ کا ذکر آگیا۔ الحمد للہ۔

کئی غیر احمدی افریقن دار التبلیغ میں آئے۔ مولوی صاحب سواحیلی زبان کے اسباق روزانہ مجھ سے لیتے ہیں اور شوق سے یاد کرتے ہیں۔

جشن آزادی کے موقع پر دارالسلام اور ٹبورا میں خدا تعالیٰ کے فضل سے دعوتیں بہت کامیاب رہیں۔ مختصر جلسہ تقاریر کا پروگرام بھی پسند کیا گیا اور تقسیم لٹریچر کی شق تو بہت ہی پسند کی گئی۔ دعوت کے بعد بھی یہاں T.A.N.U کے نمائندہ مسٹر جلی اور پاکستان نیوی کے لفٹیننٹ مسٹر لطیف آئے۔ انہیں کتب دی گئیں۔ یہاں کی واحد سیاسی پارٹی T.A.N.U کے دو معزز افراد نے مکرم امری صاحب سے ذکر کیا کہ وہ بعض مجبوریوں کی وجہ سے دعوت میں شامل نہیں ہو سکے تھے تاہم انہیں ترجمۃ القرآن انگریزی پڑھنے کا شوق ہے اس کو دو نسخے بھجوائے گئے۔ یہ دونوں اصحاب عیسائی تھے۔ اب عیسائیت سے برگشتہ ہیں۔

ہمارا نیا کتابچہ "اسوۂ حسنہ" بزبان سواحیلی پانچ ہزار کی تعداد میں چھپ کر آگیا ہے۔ اس میں سیرت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مضمون بقلم میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ درج ہے۔ قیمت بہت کم رکھی ہے۔ اس ماہ کے آخر پر یہ ٹانگانیکا مشن کی شاخوں کو بھجوایا گیا۔ خاکسار کا ایک مضمون دارالسلام کے ایک رسالہ میں شائع ہوا ہے کئی غیر احمدی احباب نے اس کی تعریف کی ہے۔ یہ رسالہ اعلیٰ طبقہ میں پڑھا جاتا ہے۔

اس مہینہ میں اخبارات بھی کافی تقسیم کئے گئے ہیں۔ سارے ٹانگانیکا میں دو ہزار ایسٹ افریقن ٹائمز اور ایک ہزار سواحیلی اخبار تقسیم کئے گئے۔ سواحیلی اخبار میں خاکسار کا ایک خط کیجوفو ملک اخبار کے ذبیحہ کے بارہ میں خط کے جواب میں تھا۔

انگریزی اخبارات میں جاری جشن آزادی کی دعوت کی مفصل رپورٹ تھی۔ اور خاکسار کا ایک مفصل خط سکولوں میں رقص وغیرہ سکھانے کے خلاف تھا۔ یہ ایک افریقن مسلمان کے خط کے جواب میں تھا جو نے مکرم شیخ امری عبیدی صاحب کی نیشنل اسمبلی کی تقریر کی مخالفت کرتے ہوئے لکھا تھا کہ لڑکوں اور لڑکیوں کو مل کر ناچنے کی عادت ڈالنی چاہیئے وغیرہ۔

دارالسلام کے احباب جماعت نے ان اخبارات کو تقسیم کرنے میں خاص طور پر حصہ لیا اور شہر میں اور ریلوے سٹیشن پر کثرت سے تقسیم کیا۔ اس طرح یہ مفید مضامین اور خبریں ٹانگانیکا کے کونے کونے میں پھیل جائیں گی انشاء اللہ۔

اشاعت و طباعت کے ضمن میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا [illegible] بھی قابل ذکر ہے۔ خاکسار نے اس کا اردو متن اور اس کا ترجمہ خطبہ جمعہ میں سنایا۔ بعد میں سواحیلی اخبار احمدیہ میں شائع کیا گیا جو کہ سات صفحات پر چھپ چکی تھی۔ گذشتہ ماہ بھی اس کے اسی قدر صفحات چھپے۔ افریقن احباب میں جماعت اور مشرقی افریقہ کے مشن کی خبریں پھیلانے کے لئے یہ طریق بہت مؤثر ہے۔ اس مہینہ میں انجمن کا رسالہ "زاجا" بھی دارالسلام سے چھپا اور سارے علاقوں میں بھجوایا گیا۔

جشن آزادی کے بارہ میں خاکسار کو سرکاری اور شہری پارٹیوں میں بلایا گیا تھا جھنڈا لہرانے کی تقریب بڑی اہم تھی اس میں خاکسار مدعو تھا۔ گورنر جنرل کی طرف سے گارڈن پارٹی دی گئی تھی اس میں بھی شامل ہوا۔ ایک دعوت دارالسلام کے T.A.N.U کے چیف کی تقریب پر دی گئی۔ اس میں بھی شامل تھا۔ خدا کے فضل سے دونوں پارٹیوں میں کثرت سے معززین اور بیرونی مہمانوں سے ملنے کا موقعہ ملا۔ انہیں جماعت کے کام سے متعارف کرایا۔

درس و تدریس کا سلسلہ مسجد میں جاری رہا۔ ملفوظات، تفسیر کبیر اور حدیث اور سیرۃ المہدی کا درس دیا جاتا رہا۔ درس کے بعد مختلف باتوں کے متعلق اظہار خیال بھی کیا گیا۔ مکرم شیخ امری صاحب اور دوسرے احباب بھی حصہ لیتے رہے۔ ایک بار تبرکات کے بارہ میں سوالات کا جواب دیا۔

دارالسلام کے جنرل سیکرٹری سید محمد شاہ صاحب دارالسلام میں بائیس سال قیام کے بعد تبدیل ہو کر باہر جا رہے تھے۔ مولوی عبدالخالق صاحب دوڈوما جا رہے تھے اور مولوی عبدالرحمن صاحب سیلون سے یہاں پہنچے تھے۔ ان سب کے اعزاز میں جماعت دارالسلام نے ٹی پارٹی کی تقریب منعقد کی۔ صدر صاحب جماعت دارالسلام کے علاوہ خاکسار نے تقریر کی اور بعض ضروری باتوں کی طرف جماعت کو توجہ دلائی۔ معززین اور بچے بھی شامل ہوئے۔ مکرم شاہ صاحب کو خاکسار نے تحریک کی کہ مسجد سلام کے لئے ایک پنکھا خرید کر دے جائیں۔ چنانچہ انہوں نے ایک پنکھے کی قیمت ادا کر دی۔ بعض اور دوستوں کو بھی تحریک کی ہے۔ آجکل یہاں سخت گرمی کا موسم ہے اور مسجد میں پنکھوں کے بغیر نمازوں کے لئے بیٹھنا بالخصوص جمعہ کے روز بہت تکلیف دہ ہے۔

جماعت دارالسلام کا جنرل اجلاس بلایا گیا۔ اس میں بعض عہدیدار منتخب کئے گئے ۔ ـــ ـــ اور سب عہدیداروں سے کہا گیا کہ وہ اپنے اپنے شعبہ کا پروگرام تیار کر کے اس پر عمل کرائیں اور عملدرآمد کی رپورٹ جماعت کی ماہانہ میٹنگ میں پیش کریں۔ اگر یہ سلسلہ شروع ہو گیا تو انشاء اللہ جماعت کی کارکردگی کی رپورٹ میں اضافہ ہو جائے گا۔

اس ماہ کا عظیم ترین حادثہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی وفات تھی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ تار ملتے ہی جماعتوں کو اردو اور سواحیلی میں اطلاع بھجوائی گئی۔ حضور اور دیگر بزرگ افراد کی خدمت میں تار ہائے تعزیت بھی بھجوائی گئیں۔ ۲۷ کو جماعت دارالسلام کا تعزیتی جلسہ ہوا۔ اس میں خاکسار نے اور صدر صاحب نے تقاریر کیں اور جماعت کے تمام مرد و زن کی طرف سے تعزیت کی [illegible] پاس کی گئی۔ جمعہ کے روز حضرت میاں صاحب کی وفات کے بارہ میں سواحیلی میں خطبہ دیا اور جنازہ غائب پڑھا۔ ماہ دسمبر میں ۲۶ افراد نے بیعت کی۔ الحمد للہ!

رمضان المبارک میں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر اہتمام تعلیم القرآن کا اجراء

حسب سابق اس سال بھی انشاء اللہ تعالیٰ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے شعبہ تعلیم کے ماتحت رمضان کے مہینہ میں تعلیم القرآن کلاس لگائی جائے گی۔ جس کا کورس مندرجہ ذیل ہوگا

(۱) قرآن کریم کے ابتدائی دو سپارے مع ترجمہ اور معمولی تفسیر (۲) حدیث کی کتاب نبراس المومنین (۳) کلام کی کتاب ۔ دعوۃ الامیر (۴) فقہ کی کتاب ۔ فقہ احمدیہ حصہ اول (۵) عربی کی کتاب ۔ حصہ اول (۶) سیرت و تاریخ کی کتاب ۔ سلسلہ احمدیہ اور کتاب سیرۃ مسیح موعود۔

قیام و طعام کا انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے ذمہ ہوگا ۔ موسم کے مطابق بستر اور کپڑے ہمراہ لائیں ۔ کتابیں اور کاپیاں بھی ساتھ لائیں ۔ جس بہن کو اردو لکھنا پڑھنا بخوبی آتا ہو اور قرآن مجید ناظرہ آتا ہو وہ بہن شامل ہو سکتی ہیں ۔ (سیکرٹری شعبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ضروری اعلان برائے راجہ محمد اسلم ڈرائیور ایمبولنس فضل عمر ہسپتال

(از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

راجہ محمد اسلم ڈرائیور ایمبولنس ہسپتال چھ دن ہوئے اپنے مقدمہ کی تاریخ کے لئے دو دن کی رخصت لے کر اپنے موضع بلانی ڈاکخانہ کھاریاں ضلع گجرات گئے تھے مگر ابھی تک واپس نہیں آئے اور نہ ہی کوئی اطلاع بھجوائی ہے ان کی غیر حاضری میں چند ایمرجنسی مریضوں کو بوجہ ایمبولنس کا انتظام نہ ہو سکنے کی وجہ سے بہت دقت پیش آئی ہے ۔ لہٰذا اخبار کے ذریعہ ان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ جلد از جلد ربوہ پہنچ جائیں ۔ اگر کسی دوست کو ان کا علم ہو کہ وہ کہاں ہیں تو براہ مہربانی ان کو جلد یہاں پہنچنے کی ہدایت فرمائیں نیز خاکسار کو بھی ان کے پتہ سے مطلع فرمائیں ۔ (ڈاکٹر مرزا منور احمد چیف میڈیکل آفیسر)

آہ! پروفیسر عبد الرّحمان صاحب ناصر مرحوم

از مکرم میاں محمد صادق صاحب ایم اے پرانی انارکلی۔ لاہور

[redacted]

مکرم رانا عبد الرحمٰن صاحب ناصر پروفیسر انجینئرنگ کالج۔ لاہور ۱۶ دسمبر ۱۹۶۱ء کو وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

مورخہ ۲۷ نومبر ۱۹۶۱ء کو حسب معمول کالج گئے۔ لیکچر کے دوران دل پر بوجھ سا محسوس کیا پھر کالج Cafetaria میں چلے گئے جہاں بیہوش ہو کر گر پڑے۔ ہسپتال لایا گیا۔ ڈاکٹروں نے کہا دل پر حملہ ہے اور حالت خطرناک ہے۔ علاج نہایت توجہ سے ہوتا رہا۔ آہستہ آہستہ تشویشناک حالت دور ہوتی گئی اور طبیعت اعتدال پر آتی ہوئی معلوم ہوئی۔ ۱۳ دسمبر تک ڈاکٹروں کا خیال تھا۔ کہ انہوں نے بیماری پر کنٹرول کر لیا ہے۔ اور آپ بھی رو بصحت نظر آنے لگے۔ ۱۳ دسمبر کی شام کو طبیعت میں اضمحلال اور تکلیف عود کر آئی اور اس یکایک اور اچانک حملہ سے آپ جانبر نہ ہو سکے۔ بالآخر ۱۶ دسمبر ۱۹۶۱ء کو تین بجے صبح اس دنیا سے ہمیشہ کے لئے رخصت ہو گئے۔

مرحوم ۱۹۱۱ء میں پیدا ہوئے اور ۱۶ دسمبر ۱۹۶۱ء کو پچاس سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ پیدائشی احمدی تھے۔ آپ محترم میاں احمد دین صاحب ساکن I-۳۸ کوچہ چھینٹیاں اندرون موچی دروازہ۔ لاہور کے صاحبزادے اور راقم الحروف کے بہنوئی تھے۔ حضرت میاں چراغ دین صاحب رضی اللہ عنہ آپ کے نانا تھے۔ آپ کی شادی حضرت میاں چراغ دین صاحب رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے محترم میاں عبد المجید صاحب کی بڑی لڑکی سے ہوئی۔ اس لحاظ سے آپ کا میاں فیملی لاہور سے نہایت قرابت کا اور گہرا رشتہ تھا۔

آپ کے والد اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ اپنے دادا کے خاندان میں آپ اپنی نیکی اور علمی استعداد کے لحاظ سے ایک ممتاز فرد تھے۔

علمی شوق ابتداء سے ہی تھا۔ چنانچہ محنت کرتے کرتے ریاضی میں ایم اے پاس کر لیا۔ قادیان میں جب تعلیم الاسلام کالج قائم ہوا۔ تو اس سے منسلک ہو گئے۔ تقسیم برصغیر ہند و پاک کے بعد آپ انجینئرنگ کالج لاہور سے وابستہ ہوئے۔ اس وقت سے لے کر دم آخر تک اسی کالج میں کام کرتے رہے۔

اپنے مضمون یعنی ریاضی میں انہیں مہارت تامہ حاصل تھی۔ تدریسی اہلیت اور علمی لیاقت کے باعث اپنے شاگردوں میں انتہائی ہر دلعزیز تھے۔ آپ کا دائرہ تعارف شاگردوں تک محدود نہ تھا۔ بلکہ یونیورسٹی اور تعلیمی حلقوں میں بھی آپ بخوبی متعارف تھے۔ جب آپ کی وفات کی خبر کالج پہنچی تو کالج بند کر دیا گیا سٹاف اور طلباء کی میٹنگ ہوئی۔ وائس چانسلر انجینئرنگ یونیورسٹی نے خطاب کیا اور آپ کے اوصاف پر روشنی ڈالی۔ کالج بلیٹن میں دو اڑھائی صفحات پر مشتمل مضمون شائع ہوا۔ سٹاف طلباء اور وائس چانسلر صاحب گھر پر تشریف لائے جنازہ میں شریک ہوئے اور قبرستان تک ساتھ گئے

اخبار پاکستان ٹائمز میں سٹاف رپورٹر کے حوالہ سے جو خبر آپ کی شائع ہوئی اس میں لکھا تھا کہ آپ ایک ممتاز ریاضی دان تھے۔ "Theory of Numbers" میں خصوصاً ماہر تھے۔

ریسرچ کا شوق تھا۔ کئی ایک ریسرچ پیپرز آپ نے تیار کئے۔ اور انہیں بنظر استحسان دیکھا جاتا رہا۔ ایک دو بار Physics & Maths سیکشن کے سیکرٹری کے طور پر بھی سائنس کانفرنس میں کام کیا۔ غیر ملکی رسائل میں آپ کے قریباً ۱۸ ریسرچ پیپرز چھپ چکے ہیں۔ مزید ریسرچ کی زبردست خواہش رکھتے تھے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں Nuffield Scholarship کے لئے کوشش کر رہے تھے۔ ابتدائی کام قریباً مکمل ہو چکا تھا اور توقع تھی کہ انہیں موقع مل جائے گا۔ مگر زندگی نے وفا نہ کی۔

آپ نے حساب کی کئی ایک کتب لکھیں۔ ایک قاعدہ جو کہ Nasir Theorem کے نام سے مشہور ہے اور درسی کتب میں درج ہے۔ آپ ہی کی محنت کا نتیجہ ہے۔ امتحانات کے لئے پرچے set کرتے اور دیکھتے رہے۔ میٹرک سے لے کر ایم اے تک کئی بار ریورڈ ہیڈ ایگزیمنر کام کیا پاکستان میں سے مختلف مقامات سے آپ کو پرچے بنانے اور دیکھنے کے لئے آتے۔

تدریسی اور تعلیمی مصروفیات کے باوجود حضرت صاحب کی کتب کا مطالعہ رکھتے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کئی بار پڑھ چکے تھے۔ سلسلہ کے دیگر لٹریچر اور علماء سلسلہ کی کتب کا مطالعہ خوب تھا۔ اس سلسلہ میں انہیں کافی عبور حاصل تھا۔ کوئی جلسہ یا ایسا موقع جہاں تبلیغی معاملہ درپیش ہو۔ حتی الامکان ہاتھ سے نہ جانے دیتے۔ غیر مبایعین۔ شیعہ حضرات کے متعلق بھی ان کی معلومات مکمل تھیں۔

علمی شوق ابتداء سے ہی تھا۔ دینی علم اور اس کا شوق اس ماحول کا نتیجہ تھا۔ جو انہیں میسر آیا۔ یہ وہ زمانہ تھا۔ جب کہ لاہور میں شدت کی مخالفت تھی۔ ہمارے مکانات مخالفت کے مرکز میں واقع تھے۔ دن رات بحثا بحثی ہوتی۔ نئے نئے مسائل پیش آتے اور ان کے جوابات تلاش کئے جاتے میاں فیملی لاہور کے بزرگ جو کہ دینی علم میں کامل دستگاہ رکھتے تھے اور جن کے سینوں میں بے پناہ تبلیغی شوق موجزن تھا پیش پیش تھے یہ ان کے ساتھ تبلیغی گفتگو سنتے پھر جب گفتگو سے فارغ ہوتے تو اکثر ہمارے گھروں میں مسائل پر بحث رہتی اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہر مسئلہ پر ان کو حوالہ جات ازبر ہوتے۔ حضور کی کتب کے مضامین ذہن نشین ہو گئے۔ یہ وہ وقت تھا جبکہ حضرت میاں معراج الدین صاحب عمر رضی اللہ تعالے عنہ (آپ نے ہمارے خاندان میں سے سب سے پہلے بیعت کی تھی) علمی اعتبار سے ممتاز حیثیت رکھتے تھے۔ آپ کا دینی علم بھی کامل تھا۔ حضرت میاں محمد سعید صاحب سعدی رضی مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود اور فلسفیانہ گفتگو۔ حضرت میاں عبد العزیز صاحب مغل کا درویشانہ طرز تبلیغ اور سادہ اور عام فہم زبان میں سمجھانے کا طریق حضرت حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ کا علم یہ سب کچھ موجود تھا۔ حضرت حکیم صاحب سے اختلافی امور پر اکثر گفتگو ہوتی رہتی اور اس طرح ہر معاملہ کے دونوں پہلو سامنے آتے رہتے اور علم میں پختگی پیدا ہوتی رہتی۔ ایسے ماحول میں جن نوجوانوں نے فائدہ اٹھایا ان میں سے ایک آپ بھی تھے۔

علم دوست اور حضور کی کتب کا بنظر عمیق مطالعہ کرنے والے میاں محمد عمر صاحب جو آجکل گجرات ڈیویژن پر اسکیو سک ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس متعین ہیں۔ آپ کے ساتھی تھے اکثر اوقات آپ آپس میں تبادلہ خیالات کرتے اور مسئلہ کو صاف کرنے کی کوشش کرتے۔ میجر عبد الرحمان صاحب مغل بھی آپ کے ساتھی تھے۔ اگر کہیں تبلیغ کے لئے جانا ہوتا تو یہ تینوں حضرات اکٹھے جاتے۔

آپ کے ذریعہ تین چار آدمی بیعت میں شامل ہوئے ان میں سے ایک محترم محمد یوسف صاحب ہیں جو کہ آجکل غالباً کوئٹہ میں ہیں اور نہایت مخلص احمدی ہیں

جماعت کے ساتھ تعلق پختہ تھا۔ اور جماعت سے تعاون تبلیغ وغیرہ کا کوئی موقع بھی ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے۔ بیمار ہونے سے ایک دو روز قبل نصرت ہائی سکول کا دفد لے کر ربوہ گئے اور اس بات کا اظہار کرتے رہے کہ میرا جی چاہتا ہے کہ اس طرح لوگوں کو ربوہ لاتا رہوں۔

علمی و دینی خوبیوں کے علاوہ آپ امتیازی ذاتی خصائص کے مالک تھے۔ اصول پسند اور راست گفتار سخت محنتی واقع ہوئے تھے۔ دوستوں کی مجلس کی رونق تھے۔ آپ نے ایک ہمدرد بھائی۔ خدمتگذار بیٹا اور اچھے شوہر کے لحاظ سے مستقل اثر چھوڑا ہے آپ نے بوڑھا باپ۔ ہمدرد خدمت گذار بیوی اور چھ بچے چھوڑے ہیں۔ خدا تعالے ان سب کا حافظ و ناصر ہو۔

اے قادر مطلق خدا تو اپنے فضل و کرم سے ناصر صاحب کو جنت میں جگہ دے اور اعلیٰ سے اعلیٰ مقام پر پہنچا۔ ان کے بچے۔ بیوی اور بوڑھا باپ جو دن رات ان کی مفارقت پر آبدیدہ ہیں اور سخت غم زدہ ہیں۔ ان سب کو تسلی و اطمینان عطا فرما۔ اور زندگی کے آئندہ تمام مراحل میں ان کا خود نگہبان ہو۔ کہ بجز تیرے کوئی اور انجام پذیر نہیں ہو سکتا۔

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کی تعزیتی قرارداد

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور مکرم شیخ محمد احمد صاحب فرزند اکبر جناب شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی کی وفات حسرت آیات پر گہرے رنج والم کا اظہار کرتی ہے۔

شیخ صاحب مرحوم بہت سے اوصاف حمیدہ کے مالک تھے۔ جس محنت اور جانفشانی سے مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے ناظم تعلیم و ذہانت کی حیثیت سے سالہا سال گذاری۔ علاوہ ازیں انہوں نے عربی کی کتب کے اردو میں تراجم کر کے ملک اور قوم کی جو قابل قدر خدمت سرانجام دی ہے اسے کسی صورت میں فراموش نہیں کیا جا سکتا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ دارفع مقام عطا فرماوے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین یا رب العٰلمین۔

خاکسار محمد صدیق شاکر
معتمد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور

درخواست دعا

مکرم مرزا جناب بیگ صاحب سالانہ جلسہ پر قادیان تشریف لے گئے تھے۔ اور وہیں بیمار ہو گئے۔ اب وہ بٹالہ ہسپتال میں زیر علاج ہیں ان کے دو اپریشن ہوئے ہیں پہلے سے قدرے افاقہ ہے احباب جماعت صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ (مرزا محمد کاتب ربوہ)

خدا کی ہستی پر کامل ایمان ہی سماجی برائیوں کو دور کرنیکا اصل ذریعہ ہے

کالج یونین کے زیر اہتمام مکرم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری کا لیکچر

ربوہ ۲۸ جنوری تعلیم الاسلام کالج یونین کے زیر اہتمام طلباء کالج سے خطاب کرتے ہوئے مکرم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری فاضل نے فرمایا کہ معاشرہ میں موجودہ سماجی برائیوں کو دور کرنے کا اصل ذریعہ یہی ہے کہ لوگوں کے دلوں میں خدا تعالے کی ذات پر حقیقی ایمان پیدا کیا جائے۔

یہ اجلاس فضل احمد صاحب سٹوڈنٹ پریذیڈنٹ کالج یونین کی صدارت میں ساڑھے گیارہ بجے کالج ہال میں تلاوت کلام پاک سے شروع ہوا جو کالج کے ایک طالبعلم منیر الدین عبید اللہ صاحب نے کی۔

بعد ازاں مکرم محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل جالندھری نے سماجی برائیوں کے انسداد کے موضوع پر اظہار خیال کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالے نے انسان کو ہر قسم کی سہولتیں حاصل کرنے کی اجازت فرمائی ہے۔ لیکن جب انسان ان کے حصول کی خاطر ناجائز ذرائع استعمال کرتا ہے تو اس کے نتیجہ میں سماجی برائیاں پیدا ہوتی ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اس طرز عمل کو روکنے اور ان برائیوں کو دور کرنے کا بنیادی طریق یہ ہے کہ لوگوں کے دلوں میں خدا کی ہستی پر کامل یقین پیدا کیا جائے۔ کیونکہ اگر تمام لوگوں کو اللہ تعالے کی ذات اور قدرت پر حقیقی ایمان ہو تو ناجائز ذرائع استعمال کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ آپ نے فرمایا کہ سماجی برائیوں کے انسداد میں انسانی قلوب بنیادی چٹان کی حیثیت رکھتے ہیں۔ جن کی اصلاح سے معاشرہ کی اصلاح ہوتی ہے

آپ نے احساس ذمہ داری کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر معاشرہ کے افراد کے اندر اپنے واجبات اور فرائض کی ادائیگی کا احساس پیدا ہو جائے تو بھی سماجی برائیوں کا انسداد کیا جاسکتا ہے۔ آپ نے احادیث کی روشنی میں واضح کیا کہ اگر ہر فرد اپنی طاقت کے مطابق ہاتھ زبان اور دل سے برائیوں کو روکنے کی کوشش کرے تو معاشرہ میں اصلاح پیدا کی جاسکتی ہے۔ آپ نے اس بات پر زور دیا کہ برائیوں کو پھیلانے کی بجائے ان کی اصلاح کی کوشش کرنی چاہیئے۔

آخر میں آپ نے فرمایا کہ قرآن کریم نے بھی اس سلسلہ میں عدل احسان اور حسن سلوک کے تین سنہری اصول بیان فرمائے ہیں۔ آپ نے اپیل کی کہ ان اصولوں پر عمل پیرا ہو کر سماجی برائیوں کا انسداد کرنا چاہئے۔ (سیکرٹری کالج یونین)

حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی رحلت پر

جماعت احمدیہ کبابیر کی قرار داد تعزیت

جماعت احمدیہ کبابیر (اسرائیل) کے احباب نے حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالے عنہ کی وفات حسرت آیات کی خبر سنتے پر انتہائی رنج و غم کا اظہار کیا اور دلی صدمہ محسوس کیا۔ تمام احباب جماعت حضرت صاحبزادہ صاحب کی وفات پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ افراد سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالے انہیں صبر جمیل عطا فرمائے اور حضرت صاحبزادہ صاحب مرحوم کو جنت میں اعلےٰ اور عزیز ترین مقام عطا فرمائے۔ آمین

(عبد اللہ اسعد جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ کبابیر حیفا اسرائیل)

نمایاں کامیابی اور درخواست دعا

میرے بھائی مکرم (چوہدری) محمود احمد صاحب شاد نے بی۔ ایس سی میکینکل انجینئرنگ فائنل سیشن ۶۱-۱۹۶۰ء میں ۱۱۲۸ نمبر لے کر یونیورسٹی میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے۔ آپ پچھلے سال بھی سیکنڈ میکینکل انجینئرنگ میں اول آئے تھے۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالے یہ کامیابی سلسلہ کے لئے بابرکت کرے۔ اور مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین ثم آمین۔

(داؤد احمد ابن چوہدری محمد اسلم دار الصدر ربوہ)

چندہ جلسہ سالانہ

چندہ جلسہ سالانہ ایک اہم اور لازمی چندہ ہے۔ لیکن ابھی تک خرچ کے مقابلہ میں اس چندہ کی آمد بہت کم ہے۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ بعض جماعتیں جن میں چند بڑی بڑی جماعتیں بھی شامل ہیں۔ اس چندہ کی ادائیگی کی طرف کما حقہ توجہ نہیں کرتیں۔ حالانکہ دوسری بہت سی جماعتیں اس چندہ کی ادائیگی میں پیش پیش ہیں۔ چنانچہ جن جماعتوں نے سو فیصدی تک چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی کر دی ہے ان کی فہرست قبل ازیں شائع کی جا چکی ہے۔ نیچے ان جماعتوں کی فہرست درج ہے۔ جنہوں نے چندہ جلسہ سالانہ کے اپنے اپنے بجٹ کی نوے فیصدی یا اسی فیصدی تک ادائیگی کر دی ہے اور امید ہے کہ سال ختم ہونے سے پہلے یعنی ۳۰ اپریل تک یہ جماعتیں سو فیصدی تک اس چندہ کے بجٹ پورے کر دیں گی۔ صحابہ کرام اور بزرگان سلسلہ سے التماس ہے کہ ان جماعتوں کی دینی اور دنیاوی ترقی کے لئے دعا فرمادیں۔ دوسری جماعتیں جنہوں نے اس مد میں کوئی رقم ادا نہیں کی یا جن کی چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی بہت کم ہے۔ انہیں مندرجہ ذیل جماعتوں سے سبق حاصل کرنا چاہیئے اور چندہ جلسہ سالانہ . . . . . کی وصولی کے لئے پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ براہ مہربانی وصول شدہ رقوم ساتھ کے ساتھ خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بھجوا دی جاویں۔

(خاکسار عبد الحق رامہ ناظر بیت المال ربوہ)

۱۔ پہلی فہرست کے بعد مندرجہ ذیل جماعتوں نے بھی سو فیصدی ادائیگی کر دی ہے

ضلع سیالکوٹ:۔ کوروداں۔ عزیز پور ڈوگری

نوے فی صدی سے زائد وصولی والی جماعتیں

ضلع جھنگ:۔ محلہ دار الرحمت شرقی ربوہ۔ محلہ دار البرکات ربوہ۔ محلہ دار النصر ربوہ

ضلع ملتان:۔ دنیا پور — ضلع لاہور:۔ حلقہ گڑھی شاہو لاہور۔ ہانڈو گوجر بھقبیر

ضلع منٹگمری:۔ اوکاڑہ۔ اجنالہ اسٹیٹ۔ چک ۲۴۵/۵ ای بی

ضلع شیخوپورہ:۔ مریدکے — ضلع گوجرانوالہ:۔ ترگڑی۔ درد ننگے۔ چک پٹھان۔ ددلووالی

ضلع سیالکوٹ:۔ تلونڈی بھنڈراں — ضلع بہاولنگر:۔ بہاولنگر شہر

ضلع گجرات:۔ گھیر — ضلع جہلم:۔ خان پور

ضلع سرگودھا:۔ چک ۲/۶ جنوبی۔ ۹۸ شمالی۔ ۹۹ شمالی۔ ۱۶۸/۱۷۱ ننکلہ۔ ردڈہ

ضلع میانوالی:۔ چک ۳۶/۱۲ ٹی ڈی اے۔ احمد بانوالہ

ضلع نواب شاہ:۔ چک ۲۱ دوھ۔ محراب پور

ضلع لاڑکانہ:۔ لاڑکانہ — ضلع حیدر آباد:۔ سنجر چانگ

اسی فیصدی سے زائد وصولی والی جماعتیں

ضلع ملتان:۔ علی پور۔ شیخ پور چاہ گھنے والا۔ بھینی خدا بخش

ضلع لائلپور:۔ چک ۱۱۸ گ ب۔ گوجرہ ۶۹ ج ب۔ گھسیٹ پور ۱۹۲ ر ب۔ لاٹھیانوالہ ۴۲ گ ب۔ چک ۴۶۸ گ ب کوٹ غلام محمد

ضلع شیخوپورہ:۔ کوٹ دیال داس۔ کدجر۔ بھوئیوال۔ ہرچند ڈیرہ مان سنگھ

ضلع گوجرانوالہ:۔ تتلے عالی

ضلع ڈیرہ غازیخاں:۔ بستی مندرانی۔ چاہ اسماعیل والا

ضلع سیالکوٹ:۔ بھاگووال۔ ناروال۔ داتہ زید کا۔ ضلع مظفر گڑھ ۹۲ ٹی ڈی اے۔ ۲۶ احمد آباد

ضلع بہاولنگر:۔ چک ۱۶۹ مراد — ضلع گجرات:۔ ڈنگہ۔ سوک کلاں۔ گھیالہ

ضلع سرگودھا:۔ کنڈی جوہر آباد۔ چک ۳۵ جنوبی۔ ۲ ٹی ڈی اے

ضلع کیمبل پور:۔ پنڈوری محمود۔ ضلع مردان:۔ ٹوپی

ضلع پشاور:۔ اسماعیل کوٹ۔ خلیل مرکزی

ضلع نواب شاہ:۔ گوٹھ داد نجاں چانڈیہ۔ قاضی احمد

ضلع لاڑکانہ:۔ رسن باڈہ — ضلع تھرپارکر:۔ نبی سر روڈ۔ ڈگری۔ پھڈیچی

آزاد کشمیر:۔ گوٹھ

ضلع حیدر آباد:۔ ظفر آباد اسٹیٹ ڈیہہ لاہینی۔ نور نگر کوٹ احمدیاں۔

مشرقی پاکستان:۔ شیل برش کلکتہ۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

انڈونیشیا میں تمام ولندیزی املاک پر مکمّل سرکاری قبضہ

صحت مند انڈونیشی باشندوں کی عام بھرتی کا بل پارلیمنٹ میں پیش کر دیا گیا

جاکرتہ ۲۷ جنوری۔ انڈونیشیا میں تمام ولندیزی املاک کو قومی ملکیت میں لے لیا گیا ہے۔ ملک کی اعلیٰ مشاورتی کونسل کے ڈپٹی چیئرمین مسٹر رسلان عبدالغنی نے آج ایک بیان میں حکومت کے اس اقدام کی وجہ اور تفصیل بتاتے ہوئے کہا کہ گذشتہ ہفتے انڈونیشی اور ولندیزی بحری دستوں کے درمیان جو جھڑپ ہوئی تھی اس کے باعث انڈونیشیا نے ہالینڈ کے خلاف یہ کارروائی کی ہے اور یہ جائیدادیں مکمل اور غیر مشروط طور پر سرکاری قبضہ میں لے لی گئی ہیں۔

مسٹر رسلان عبدالغنی نے کہا کہ مغربی نیوگنی کو واپس لینے کی مہم کے سلسلہ میں انڈونیشیا نے اب تک جو ولندیزی املاک اپنی تحویل میں لی تھیں۔ حکومت ان کی صرف نگرانی کرتی تھی۔ لیکن اب انڈونیشیا نے تمام ولندیزی املاک مکمل اور غیر مشروط طور پر قومی ملکیت میں لے لی ہیں۔ مغربی نیوگنی کے ساحل کے قریب انڈونیشیا اور ہالینڈ کے بحری دستوں کی جھڑپ میں دو انڈونیشی تارپیڈو کشتیاں ڈبو دی گئی تھیں۔ اس حادثہ میں بحری فوج کے کئی آدمی ہلاک اور سو کے قریب قیدی بنا لئے گئے تھے۔ ہلاک ہونے والوں میں انڈونیشیا کی ایک تارپیڈو کشتی کے کمانڈر اور بحری فوج کے ڈپٹی چیف آف سٹاف کموڈور سدارسو بھی شامل تھے۔

مسٹر عبدالغنی رسلان نے کہا کہ ولندیزیوں کی جارحانہ کارروائی جو کموڈور سدارسو کی زندگی لینے کا باعث بنی اس سے ہمیں ولندیزی جائیدادوں پر قبضہ کا نہ صرف قانونی حق حاصل ہو گیا ہے بلکہ ایسا اقدام ہم پر فرض ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تاریخی نقطۂ نگاہ سے بھی دیکھا جائے تو یہ بات واضح ہے کہ ولندیزیوں نے یہ جائیدادیں انڈونیشی باشندوں کی لوٹ کھسوٹ ہی سے حاصل کی تھیں اور کموڈور سدارسو کی بے مثال قربانی سے ہمیں ان جائیدادوں پر قبضہ کا قانونی حق ہی حاصل نہیں ہوا۔ بلکہ ہالینڈ کی تمام املاک کو قومی تحویل میں لینا ہمارے لئے ایک فریضہ بن گیا ہے۔ مسٹر رسلان نے کہا کہ ایسی املاک جن میں ہالینڈ، انڈونیشیا کا مشترکہ سرمایہ لگایا ہوا ہے اس کے متعلق کارروائی کی تفصیلات پر غور کیا جا رہا ہے۔

دستی کھڈیوں کے کپڑے کی برآمد

راولپنڈی ۲۶ جنوری حکومت پاکستان نے دستی کھڈیوں کے تیار ہوئے کپڑے کی برآمد میں اضافہ کرنے کے لئے ... ارکان پر مشتمل ایک بورڈ قائم کیا ہے چھوٹی صنعتوں کی قومی کارپوریشن کے منیجنگ ڈائریکٹر مسٹر این اے فاروقی کو بورڈ کا چیئرمین مقرر کیا گیا ہے۔ بورڈ دوسری باتوں کے علاوہ برآمد کے لئے کپڑا تیار کرنے والی دستی کھڈیوں کو امداد دینے اور سمندر پار سے آرڈر حاصل کرنے کے طریقے تجویز کرے گا۔

سندھ کمیشن کا اجلاس

لاہور ۲۶ جنوری۔ سندھ طاس کے معاہدے کے تحت قائم شدہ مستقل سندھ کمیشن کا اجلاس ۲۹ جنوری سے ۲ فروری تک کراچی میں ہو رہا ہے۔ اپنے معرض وجود میں آنے کے بعد کمیشن کا یہ چھٹا اجلاس ہوگا۔ اجلاس میں دوسری باتوں کے علاوہ پاکستان کو سیلاب کی بروقت اطلاع دینے کے لئے بھارت میں وائرلیس سٹیشن قائم کرنے کے بارے میں بھی غور کیا جائے گا۔

نیپال پر بمباری کی دھمکی

نئی دہلی ۲۷ جنوری۔ نیپالی باغیوں کے "کمانڈر انچیف نے دھمکی دی ہے کہ آئندہ ہفتہ کے دوران نیپالی دارالحکومت کے بیشتر حصے بموں سے اڑا دئے جائیں گے، اس لئے کھٹمنڈو کے شہریوں کو چاہئیے کہ وہ اسے جلد از جلد خالی کر دیں۔

نئی دہلی میں رائٹر کی خبر رساں ایجنسی کے دفتر میں کل ایک خط موصول ہؤا ہے۔ جس پر نیپال کے باغی کمانڈر انچیف کے دستخط ہیں یہ خط ہاتھ سے لکھا ہؤا ہے اور کمانڈر انچیف کے دستخطوں کی جگہ گورودراج کا نام لکھا ہؤا ہے۔ لفافہ پر ڈاک کی مہر سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ لفافہ کھٹمنڈو کے کسی ڈاک خانہ سے بھیجا گیا تھا۔

اس خط میں دعوےٰ کیا گیا ہے کہ شاہ مہندرا نے باغیوں کو کچلنے کے لئے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل سے فوجی امداد کی درخواست کی جو مسترد کر دی گئی۔ کیونکہ سیکرٹری جنرل نے اسے خانہ جنگی قرار دیا تھا۔ جو نیپال کا داخلی معاملہ ہے" گورودراج کے خط میں دعوےٰ کیا گیا ہے ۲

۲۔ کہ سیکرٹری جنرل کا اصل خط جو شاہ مہندرا کے نام بھیجا گیا تھا۔ ان کے قبضہ میں ہے باغی لیڈر نے کہا ہے کہ اب اس امر کا امکان ہے کہ شاہ نیپال باغیوں کے خلاف کمیونسٹ چین سے امداد کی درخواست کریں گے۔ اگر ایسا ہؤا تو پھر بھارت نیپال میں مداخلت کرے گا اور تیسری عالمگیر جنگ شروع ہو جائے گی۔

دریں اثنا بھارتی وزارت خارجہ کے ترجمان نے نیپال کے وزیر خارجہ تلسی گیری کے اس بیان کو غیر ذمہ دارانہ قرار دیا ہے کہ بھارت کا علاقہ نیپال کے خلاف اڈے کے طور پر استعمال ہو رہا ہے۔

ملک میں وسیع پیمانہ پر میکانکی ذرائع سے کاشت کے امکانات کا جائزہ

گورنروں کی کانفرنس میں نئے آئین اور پولیس کی رپورٹ پر بھی غور ہوگا (گورنر)

پشاور ۲۷ جنوری۔ گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خاں نے یہاں بتایا کہ گورنروں کی آئندہ کانفرنس میں ملک میں وسیع پیمانہ پر کواپریٹو اور مکینکل فارمنگ کے امکانات کا جائزہ لیا جائے گا کانفرنس میں نئے آئین اور پولیس کمیشن کی رپورٹ پر بھی غور کیا جائے گا۔

صوبائی گورنر جاپان کے شہزادہ ولی عہد اکی ہیتو اور شہزادی میچیکو کا استقبال کرنے کی غرض سے کل صبح سویرے یہاں پہنچے تھے اخباری نمائندوں سے بات چیت کے دوران گورنر نے بتایا کہ ملک کے آئندہ آئین کے بارے میں گورنروں کی سابقہ کانفرنس میں تفصیلی غور ہو چکا ہے اور آئندہ کانفرنس میں غور پر زیادہ وقت نہیں لگے گا۔

صوبائی گورنر نے اس امر پر مسرت کا اظہار کیا کہ مالی تجارت کی حمل و نقل کے بارے میں ایران اور افغانستان کے درمیان سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ آپ نے خیال ظاہر کیا کہ افغانستان کے حکمران خاندان کی حماقتوں کے باعث افغان عوام جن دشواریوں اور مشکلات سے دوچار ہیں۔ اس سمجھوتے سے وہ دور ہو جائیں گی۔ آپ نے کہا "پاکستان نے افغانستان کو مال تجارت کی نقل و حرکت کی سہولتوں سے کبھی انکار نہیں کیا۔ پاکستان کا قصور صرف یہ ہے کہ افغانستان کے حکمرانوں نے ان سہولتوں سے استفادہ کے لئے جو غیر معقول مطالبات پیش کئے تھے پاکستان نے انہیں تسلیم نہیں کیا۔

گورنر مغربی پاکستان نے اخباری نمائندوں سے بات چیت کے دوران بتایا کہ مجسٹریٹوں کے کام پر نظر رکھنے کی غرض سے معائنہ ٹیمیں بنائی گئی ہیں آپ نے کہا یہ دیکھا گیا ہے کہ مقدمات کے فیصلہ میں زیادہ تاخیر اس وجہ سے ہوتی ہے کہ عدالتی کام زیادہ توجہ سے نہیں کیا جاتا تاہم اس مقصد کے لئے مزید عملہ مہیا کیا جا رہا ہے۔ ایک سوال کے جواب میں آپ نے بتایا کہ پنجاب یونیورسٹی کے لئے نئے وائس چانسلر کا اعلان دو ایک روز میں ہو جائے گا۔ آپ نے بتایا کہ اس عہدے کے لئے جن صاحب کو منتخب کیا گیا ہے وہ اسی علاقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

گورنر نے الزام عاید کیا کہ ضلع مردان میں چینی کے کارخانوں کے مالک محض اس لئے کاشتکاروں سے گنا خریدنے سے انکار کر رہے ہیں کہ شکر کی قیمتیں اور بڑھ جائیں۔

× افتتاح کی تقریب کے موقع پر جاپان کے شہزادہ اکی ہیتو بھی موجود ہوں گے۔

بھارتی فوجوں کے اجتماع کا اعتراف

فیروزپور ۲۶ جنوری بھارت کے وزیر اعظم پنڈت نہرو نے کہا ہے کہ

"بھارت سرحدوں پر اپنی فوجیں متعین کرنے پر مجبور ہے۔ کیونکہ اسے پاکستان کے عزائم کے بارے میں بھروسہ نہیں"

انہوں نے فیروزپور میں ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم نے دوستانہ تعلقات قائم کرنے کی پوری کوشش کی ہے لیکن پاکستان کے لیڈروں نے بھارت کے خلاف دشمنی کو اپنا پیشہ بنا رکھا ہے اور بعض اوقات ان کا رویہ ہمارے لئے ناقابل برداشت ہو جاتا ہے۔ بہر حال بھارت جنگ میں پہل نہیں کرے گا۔ البتہ پاکستان نے حملہ کیا تو ہم پوری قوت سے مقابلہ کریں گے۔

لنڈن میں چینی کا نرخ گر گیا

لنڈن ۲۶ جنوری۔ لنڈن مارکیٹ میں چینی کے نرخ میں پانچ شلنگ فی ٹن کی مزید کمی ہو گئی ہے۔ آج مارکیٹ میں چینی کا نرخ بیس پاؤنڈ فی ٹن تھا۔ جنگ کوریا کے بعد لنڈن مارکیٹ میں چینی کا نرخ کبھی اتنا کم نہیں ہؤا۔

کھاد کے کارخانہ کا افتتاح

ڈھاکہ ۲۶ جنوری۔ مشرقی پاکستان میں فینچوگنج کے مصنوعی کھاد کے کارخانہ کا افتتاح صدر ایوب آئندہ ہفتہ کریں گے۔ یہ کارخانہ جاپانی ماہروں کے تعاون سے قائم کیا گیا ہے۔ توقع ہے کہ اس کارخانہ کے ×

اہل اسلام
کس طرح ترقی کر سکتے ہیں؟
کارڈ آنے پر
مفت
عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

کاغذ کی گرانی اور قلّت کی تحقیقات کے لئے کمیٹی کا تقرر

مشرقی پاکستان کی مشاورتی کونسل میں اعلان ۔ کاغذ کا ایک اور کارخانہ قائم کیا جائیگا

ڈھاکہ ۔ ۲۷ر جنوری، مشرقی پاکستان کی حکومت نے کاغذ کی پیداوار تقسیم اور قیمت سے متعلقہ مسائل کا جائزہ لینے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کر دی ہے جو ان مسائل کا مفصل جائزہ لینے کے بعد بتائے گی کہ عوام کو کاغذ کی قلت سپلائی کے نظام میں رکاوٹ یا قیمتوں میں اچانک اضافہ کے باعث جو دشواریاں پیش آتی ہیں ان پر کس طرح قابو پایا جائے۔ کمیٹی اس مسئلہ کا مستقل حل تجویز کرے گی۔

مشاورتی کونسل کے اجلاس میں ایک غیر سرکاری رکن کے سوال کا جواب دیتے ہوئے صنعت و تجارت کے صوبائی سیکرٹری مسٹر شفیع الاعظم نے مندکرہ انکشاف کیا۔ انہوں نے کاغذ کی کمی دور کرنے کے لئے سرکاری اقدامات کی بھی وضاحت کی مسٹر شفیع الاعظم نے کہا کہ کاغذ کی وقتی قلت اس لئے پیدا ہو گئی تھی کہ سرکاری محکموں اور دوسرے بڑے بڑے خود مختار اداروں نے منظور شدہ بجٹ کو استعمال کرنے کے لئے کاغذ خرید لیا ہے۔ اس کے علاوہ نصاب میں وسیع پیمانے پر تبدیلیوں کے باعث متعدد نئی نصابی کتب کی ضرورت پیدا ہو گئی ہے اور پبلشروں اور ناشروں نے نئے تعلیمی سال کی نصابی کتابیں شائع کرنے کی غرض سے کافی مقدار میں کاغذ کے آرڈر دے دیئے ہیں اس لئے کاغذ کی قلت پیدا ہو گئی تھی۔

مشرقی پاکستان کے سکرٹری نے کاغذ کی کمی کے بارے میں سرکاری اقدامات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ صوبائی حکومت نے کرنافلی پیپر ملز سے کہا ہے کہ وہ وقتی قلت پر قابو پانے کے لئے کاغذ کا کافی سٹاک اپنے پاس رکھیں انہوں نے بتایا کہ پیپر ملز میں کاغذ کی سالانہ پیداوار تیس ہزار سے بڑھا کر تینتیس ہزار ٹن کر دی جائے گی۔ انہوں نے بتایا کہ صنعت سے متعلقہ مسائل کی تحقیقات کرنے والی کمیٹی عنقریب اپنی رپورٹ پیش کر دے گی۔

صنعتی ترقیاتی کارپوریشن کے ایک ڈائریکٹر مسٹر الٰہی احمد نے بتایا کہ مشرقی پاکستان میں عنقریب ایک اور پیپر مل قائم کر دی جائے گی اس سلسلہ میں سروے کیا جا رہا ہے انہوں نے کہا کہ نیا کارخانہ کرنافلی پیپر ملز سے زیادہ بڑا ہو گا +

آل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ

(بقیہ صفحہ اوّل)

جن کی زیر سرپرستی یہ ٹورنامنٹ کھیلا جا رہا ہے۔ آج کے مقابلوں کو بھی اوّل سے آخر تک دیکھیں اور آپ کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی فرماتے رہے ۔۔۔ میچوں کے نتائج درج ذیل ہیں:۔

فرینڈز کلب ربوہ ۳۱	بالمقابل	دیال سنگھ کلب لاہور ۲۳
تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ ۳۱	”	مسلم لیگ ہائی سکول لاہور ۲۶
پی اے ایف پبلک سکول سرگودہا ۲۹	”	جامعہ احمدیہ ربوہ ۲۴
امریکن بیس کور ۴۹	”	رائل کلب لاہور ۲۴
ٹی آئی ۔ کالج ربوہ ۲۸	”	ایف سی کالج لاہور ۲۲
پولیس ۲۳	”	یونائیٹڈ ربوہ ۳
ریلوے ۵۰	”	فرینڈز کلب ربوہ ۱۶
دیال سنگھ کالج لاہور ۵۱	”	زراعتی کالج لائلپور ۲۸

آج کے میچوں میں انفرادی طور پر ایف سی کالج لاہور کے کھلاڑی اسلم اور امریکن بیس کور کے مسٹر ماؤشکے (Mookay) کا سکور (۲۰) سب سے زیادہ رہا۔ ان کے علاوہ دیال سنگھ کالج لاہور کے مشتاق نے ۱۹ ریلویز کے انور اور ایف سی کالج کے ایرک (Enrich) نے ۱۸ اسکور کیا۔ ربوہ کے کھلاڑیوں میں سے فرینڈز کلب ربوہ کے بشارت کا سب سے زیادہ انفرادی سکور ۱۶ تھا۔ مجموعی طور پر میچوں کا معیار بہت بلند رہا اکثر میچوں میں مقابلہ بڑا سخت تھا اور جیتنے والی ٹیموں کو اپنی جیت کے لئے سخت تگ و دو کرنا پڑی۔

کل شام لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے مہمانوں کے اعزاز میں پُر تکلف عشائیہ دیا گیا جس میں کم و بیش ۱۰۰ افراد شریک ہوئے۔ آج اس ٹورنامنٹ کا آخری دن ہے مقابلے صبح ۹ بجے سے شروع ہو جائیں گے اور ساڑھے بجے بعد دوپہر سے فائنل میچ کھیلے جائیں گے اور ایک بجے ۔۔۔

سکول سیکشن:

پی اے ایف سکول سرگودہا	بالمقابل	مسلم لیگ ہائی سکول لاہور
ٹی آئی کالج ربوہ	”	دیال سنگھ کالج لاہور
پولیس	”	ریلویز

میچ دیکھنے کے خواہش مند احباب سے استدعا ہے کہ وہ فائنل میچوں کے سلسلہ میں وقت کی پابندی کا خاص طور پر خیال رکھیں اور پونے ایک بجے تک اپنی اپنی نشستوں پر تشریف فرما ہو جائیں۔

محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب جیتنے والی ٹیموں میں ٹرافیاں اور انعامات تقسیم فرمائیں گے فائنل میچوں کا پروگرام درج ذیل ہے۔ (باقی اگلے کالم میں اوپر ملاحظہ ہو)

لیڈر

بقیہ صفحہ ۲

از سر نو رائج کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھڑی ہوئی ہے ۔۔۔؟ اگر اس کو نہ مانا جائے تو پھر جبکہ کوئی دوسری جماعت شیعہ یا سنی اللہ تعالیٰ کا کام نہیں کر رہی تو ماننا پڑے گا کہ اللہ تعالیٰ نے جو یہ وعدہ قرآن مجید میں کیا ہے کہ ہم اپنے دین کی خود حفاظت کریں گے نعوذ باللہ صحیح ثابت نہیں ہو رہا؟

اعلان

گورنمنٹ کے حکم کے مطابق بسوں کے تمام اڈے لاہور شہر سے منتقل ہو کر بادامی باغ مؤرخہ ۸؍۱؍۶۲ سے چلے گئے ہیں۔ سرگودہا کے لئے سٹینڈ نمبر ۶ مقرر ہوا ہے۔ یہ سٹینڈ تمام کمپنیوں کا برائے سرگودہا مشترکہ ہے۔ طارق ٹرانسپورٹ کمپنی کے ٹائم مندرجہ ذیل ہوں گے۔ دوست ان اوقات کا خیال رکھ کر وقت پر تشریف

لاویں۔

۱۔	پہلا ٹائم	۳/۵۰ صبح
۲۔	دوسرا ”	۷/۵۰ ”
۳۔	تیسرا ”	۱۱/۲۵ ”
۴۔	چوتھا ”	۲/۳۰ بعد دوپہر
۵۔	پانچواں ”	۴/۱۵ ”
۶۔	آخری ٹائم	۷/- رات

(جنرل مینیجر طارق ٹرانسپورٹ کمپنی)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴